بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۲/۶۷ | بدھ ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ہجری ۱۶ امان ۱۳۶۲ ہش ۱۶ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا کی اکثریت کے دل جیتنے کیلئے ایک وسیع پروگرام بنا لیا گیا

جماعت احمدیہ اس قرآنی اصول پر عمل پیرا ہے کہ انسان کو اسکی رنگت سے نہیں خوبیوں سے پہچاننا چاہیئے

جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۸۲ء کے موقع پر گھانا کی خاتون نمائندہ کا خطاب

خاتون نمائندہ گھانا نے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۸۲ء کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"میری پیاری بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

میں گھانا کے امیر صاحب اور احمدی مسلمان خواتین کی طرف سے حضرت سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی اچانک وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہوں اور آپ کی اجازت سے اس موقعہ پر گھانا کے احمدی مسلمان مرد، عورت جوان اور بوڑھے سب کی طرف سے حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ کامل وفاداری اور اطاعت کے عہد کو دوہراتی ہوں نیز خلافت احمدیہ پر کامل یقین اور اس کو مضبوط رکھنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے عزم کا بھی یقین دلاتی ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد بشارت سپین کی تکمیل اور افتتاح پورے عالم اسلام میں جماعت احمدیہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ گھانا کی جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے ایک ممبر (گو ہم بہت ناچیز ہیں) کو یہ خاص اعزاز ملا کہ ان کو تحریک جدید کی جانب سے اس بابرکت تقریب میں نمائندگی کرنیکی دعوت دی گئی۔ ان کا انتخاب ہمارے روحانی آقا کی بے شمار شفقتوں کا ایک عکس ہے یہ نہ صرف افریقہ کے لوگوں کیلئے عزت افزائی تھی بلکہ احمدیہ جماعت کے قرآنی اصولوں پر عملدرآمد کا ایک عملی نمونہ تھا جس کے تحت انسان کو اسکی خوبیوں کی بناء پر پہچانا جاتا ہے نہ کہ اس کی جلد کی رنگت سے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب برابر ہیں۔

میں اس روز کا خواب دیکھتی ہوں جب ہم گھانا کی اکثریت کے دل جیت لیں گے۔ انشاء اللہ اس خواب کو حقیقت کا رنگ دینے کیلئے ہم نے ایک بیمثال اور وسیع پروگرام بھی بنایا ہے جسکی تکمیل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بابرکت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جب ہمیں حکم ملے گا تو ہم یہ واضح کر دیں گے کہ ہم پوری سنجیدگی اور مستعدی کے ساتھ اپنے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہم آپ سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے اور گھانا کو معاشی معاشرتی اور اخلاقی ترقی حاصل ہو۔"

ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک روز ہمیں بھی خلیفۃ المسیح الرابع کا دیدار نصیب کریگا

فجی کی خاتون نمائندہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر خطاب

خاتون نمائندہ فجی نے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۸۲ء کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
میری پیاری بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

آج میں اس معزز بین الاقوامی سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بڑی خوشی، عزت اور فخر محسوس کرتی ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے ملک فجی کی نیشنل پریذیڈنٹ اور تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اور اپنی طرف سے تمام بہنوں کو محبت بھرا سلام اور دلی نیک تمناؤں اور دعاؤں کا تحفہ دیتی ہوں۔

ہماری نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فجی کا یہ خاص پیغام ہے کہ ہم فجی کی رہنے والی بہنیں آپ سب کے لئے دلی محبت اور تڑپ رکھتی ہیں ہمارے دلوں میں مرکز کی بے پناہ محبت ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ ایک علمی روحانی نظام دیا ہے اس کی قدر کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ خلافت کا قرب اور دیدار آپ کو ہر وقت حاصل ہے۔ جہاں آپ اپنے لئے ان برکات کو حاصل کرتی ہیں وہیں آپ ہمارے لئے بھی ان مقدس ایام میں دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خاطر ہر قربانی کرنے اور خدا کی رضا کو حاصل کرنیکی توفیق دے۔

ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی بیگم صاحبہ کی وفات کا سن کر دلی صدمہ

باقی صفحہ پر

جلسہ یوم سیرت مسیح موعود علیہ السلام

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں صبح ۹ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک جلسہ یوم "سیرت مسیح موعودؑ" منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس موقع پر سلسلہ کے جید علماء حضور اقدس کے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں گے۔ تمام اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں اور تقاریر سے مستفید ہوں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ امان / مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت متلی، پیٹ درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے۔ رحمتوں فضلوں سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

- میرا بھائی عزیزم مجید احمد بشیر واقفِ زندگی ایم ایس سی ٹیچر سلاگا غانا تین ماہ کی رخصت گذار کر دوبارہ غانا جا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں عزیز موصوف اور بھاوجہ کا حامی و ناصر ہو اور وہاں بہتر سے بہتر خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

(حنیف احمد محمود مربی سلسلہ
مقیم پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

- مکرم قریشی مبارک صاحب مربی سلسلہ دو روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یومِ مسیح موعود

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۳ مارچ بروز بدھ صبح دس بجے مسجد احمدیہ دارالذکر گڑھی شاہو میں منعقد ہوگا جس میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور سیکرٹری بہشتی مقبرہ تقاریر کرینگے

تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احباب کے ہمراہ اس جلسہ میں شامل ہوں۔

(عبداللطیف ستکوہی لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۱۶ امان ۱۳۶۲ ہش

فَسَادٌ فِی الْاَرْضِ کی قرآنی اصطلاح

اور

اس کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گناہوں اور معاشرتی برائیوں کی کثرت کو فساد فی الارض سے تعبیر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے مجتنب رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الاعراف آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اس کو (یعنی خدا کو) اس طرح پکارو کہ تمہیں اس کا خوف بھی ہو اور اس سے امید بھی۔ اللہ کی رحمت یقیناً نیکوکاروں کے قریب ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ اللہ کی رحمت یقیناً نیکوکاروں کے قریب ہے واضح فرما دیا ہے کہ بدیوں کا ارتکاب فساد فی الارض کے مترادف ہے اور ان سے بچنے کے نتیجہ میں ہی معاشرتی حالات سنورتے اور اصلاح کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ گناہوں اور معاشرتی برائیوں سے بچنے کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو گناہوں کی سزا کے خوف کے ماتحت اور اس سے رحم کی امید رکھتے ہوئے پکارا جائے جو بھی سزا کے خوف اور رحم کی امید کے ساتھ اسے پکارے گا اس پر اس کی رحمت ضرور نازل ہوگی اور ہوگی بھی اتنی جلدی کہ دیکھنے والے حیران رہ جائیں گے۔ پس محض تعزیرات کے ذریعہ گناہوں اور معاشرتی برائیوں کا سدباب کبھی ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں یہ روح پھونکی جائے کہ وہ سزا کے خوف اور رحم کی امید رکھتے ہوئے خدا کو پکاریں اور پھر سنوار سنوار کر نیکیاں بجالائیں۔ اس روح کو پھونکے بغیر معاشرتی فساد کبھی دور نہیں ہو سکتا۔

جب بداعمالیاں اور برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیل جائیں اور پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیں۔ چھوٹے اور بڑے امیر اور غریب سب ان میں ملوث ہو جائیں اور ان کا چلن ہی بگڑ جائے تو ہمہ گیر فساد کی ایسی حالت کو اللہ تعالیٰ نے خشکی اور تری میں فساد کے ظاہر ہونے سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی ایسے معاشرہ میں امن سرے سے مفقود ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کی اصلاح عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتی۔ ایسے ہمہ گیر فساد عظیم کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے اصلاح خلق کا کام اس کے سپرد کرتا ہے۔ وہ اپنی مقبول دعاؤں اور خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے ان لوگوں کا تزکیہ کرتا ہے جو بصدق دل اس کی تربیت میں آنا قبول کر لیتے ہیں اور پھر ان کی وساطت سے اصلاح معاشرہ کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

ایسے بندۂ اخص کا کام آسان نہیں ہوتا کیونکہ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو اس کے تابع فرمان ہو کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں باقی لوگ نہ صرف یہ کہ اپنے طور طریق بدلنے پر آمادہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض دوسروں کو اس بندۂ اخص کی آواز پر کان دھرنے اور اس کی باتوں کو قبول کرنے سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اس طرز عمل کو بھی فساد سے تعبیر کیا ہے اور انہیں سورۃ النحل آیت ۸۹ میں بطور خاص مفسد قرار دیا ہے۔ ایسے لوگ سزا سے دوچار ہوئے بغیر اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس وقت پوری قوم اس بری طرح معاشرتی برائیوں کی لپیٹ میں آئی ہوئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ خشکی اور تری میں ہر جگہ ہی فساد برپا ہے اور کہیں کوئی جائے امن نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝

(الروم آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:۔ اس زمانہ میں خشکی اور تری میں لوگوں کی کرتوتوں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کو ان کے (برے) عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اسی دنیا میں) دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔ تو کہہ دے زمین میں پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ (ایسے ہی کرتوتوں کی وجہ سے) ان کا کیا انجام ہوا تھا۔ ان میں سے اکثر (تمہاری طرح) مشرک تھے۔

چنانچہ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ وہ معاشرتی برائیوں اور بداعمالیوں میں اور زیادہ بڑھتے چلے گئے اور انہیں اپنے کئے کی اسی دنیا میں سزا بھگتنی پڑی تب کہیں جا کر انہیں ایمان لانے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملی۔ برخلاف اس کے جو لوگ ایمان لا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت آئے۔ آپ کی قوت قدسیہ کے زیر اثر ان کا تزکیہ ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ دوسروں کی اصلاح کا وسیلہ بنے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے حق میں اپنے اس وعدہ کو پورا کر دکھایا:۔

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

(آل عمران آیت ۱۹۶)

ترجمہ:۔ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور کفار سے لڑے اور مارے گئے میں ان سے ان کے گناہ دور کر دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہیں۔ یہ اجر اللہ کی طرف سے ہوگا اور اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس اچھے سے اچھا اجر موجود ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے گناہوں اور معاشرتی برائیوں کے وسیع پیمانے پر پھیل جانے کو فساد فی الارض سے تعبیر کیا ہے اور اس کا علاج یہ قرار دیا ہے کہ لوگ گناہوں کی سزا کے خوف اور رحم کی امید کے ساتھ خدا کو پکاریں اور اس سے اس کے رحم کے طالب ہوں لیکن ایک بگڑے ہوئے معاشرہ کے لوگوں کو اس کی توفیق ایک فانی فی اللہ کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہونے اور اس کی مقبول دعاؤں کا مورد بننے کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے۔

وقفِ عارضی میں شمولیت رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقف عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

زعماء کرام انصار اللہ

زعماء کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے بجٹ کے مقابل کم از کم تدریجی ادائیگی مرکز میں فرما کر ممنون فرماویں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر صفحات ۱۰۹ تا ۱۱۱

ادارہ الفضل نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا ہے جو تصاویر کے صفحات کو شامل کرکے جو ۱۰۸ صفحات پر محیط ہے جگہ کی تنگی کی وجہ سے بعض ضروری مضامین شاملِ اشاعت ہونے سے رہ گئے ہیں یہ تمام مضامین اب باری باری شائع کئے جا رہے ہیں۔ قارئین کی سہولت کیلئے ایسے مضامین کے اوپر "بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر" اور اس کے تسلسل میں صفحات کے نمبر دیئے جائیں گے تاکہ جو قارئین ان مضامین کو اکٹھا کرنا چاہیں ان کو سہولت رہے اس سلسلے کے پہلے مضمون پر صفحات طبع شدہ نمبر کے صفحات کے تسلسل میں ۱۰۹ تا لگائے گئے ہیں۔

اپنے محبوب کی محبت اور وفا کی یاد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے کردار کے متعلق بعض ذاتی مشاہدات:

از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب
ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی
سکول ربوہ حال مبلغ سلسلہ امریکہ:

خاکسار کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو دسمبر ۱۹۲۹ء سے جاننے کا شرف حاصل ہے۔

میں نے جنوری ۱۹۳۵ء سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دسویں جماعت کو (انگریزی) پڑھانا شروع کیا۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ قرآن کریم حفظ کر لینے اور "مولوی فاضل" کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت پرائیویٹ طور پر میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے اور جن مضامین میں انہیں امداد کی ضرورت ہوتی ان کے اسباق باقاعدہ جماعت کے ساتھ بیٹھ کر حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ میٹرک کے امتحان تک خاکسار کی انگریزی کی گھنٹیوں میں نہایت باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔

حضور کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی سعادت بخشی تھی۔ جس کا ذکر قارئین کرام کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگا۔

دسویں جماعت کو دو تین دن یہ بات سمجھاتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے نہ دیکھ کر جب تک کسی ایک طالب علم کو خاص طور پر مخاطب کرکے سوال نہ کیا جائے خود بخود سوال کا جواب دے دینا آداب کے خلاف ہے میں نے تنگ آکر ناراضگی کے لہجہ میں اعلان کیا کہ آئندہ جو طالب علم بغیر میرے کہنے کے سوال کا جواب دے گا۔ میں اس کو سزا دوں گا اور اس تنبیہ کے ساتھ میں نے ایک سوال کر دیا۔ جس کا جواب پہلے کی طرح از خود ایک ہی وقت میں بول کر انہوں نے دیدیا۔ اس پر میں نے غصہ سے کہا کہ جو جو طالب علم بولا ہے۔ کھڑا ہو جائے لڑکوں کو علم تھا کہ ان کی یہ حرکت میرے لئے ناقابل برداشت ہو گئی ہے اور اگر وہ کھڑے ہوئے تو انہیں سزا ملے گی۔ اس لئے (حالانکہ جماعت کی اکثریت سے غلطی سرزد ہوئی تھی) کسی ایک کو کھڑے ہو کر اس کا اقرار کرنے کی اخلاقی جرأت نہ ہوئی۔ صرف ایک متقی اور مثالی ہستی اس سے مستثنیٰ تھی اور وہ محترم میاں ناصر احمد صاحب کی ذات بابرکات تھی آپ نے میرے مطالبہ پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ "بولا تو میں بھی ہوں"۔ اور میں جو ان دنوں تقریباً حضور کا ہم عمر ہی تھا۔ حیران اور ششدر رہ گیا۔ اللہ۔ اللہ تیری اس بستی میں ایسے طلبا بھی ہیں۔ جو سزا کے اعلان کے باوجود اخلاقی جرأت اور اتقاء کی باریکی کا ثبوت دے رہے ہیں! یہ تو حضور کی طالب علمی کے زمانہ کی ایک مثال ہے جو حضور کی نیکی اور اتقاء کی آئینہ دار ہے۔

حسین بدلہ

اب ایک واقعہ حضور کی خدام الاحمدیہ کی صدارت کے ایام قادیان کا ہے۔ دارالانوار میں سالانہ اجتماع ہو رہا تھا۔ غالباً ۱۹۴۱ء کا جلسہ سوال و جواب کا سیشن تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔ میرے دائیں بائیں ایسے دوست بیٹھے ہوئے تھے جو صدر کی بعض پالیسیوں سے متفق نہ تھے لیکن خود کھل کر سوال کرنا بھی نہ چاہتے تھے انہوں نے میری کمزور طبیعت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے آلۂ کار بنا لیا اور میں نے ان کی انگیخت پر ان کے بعض خیالات کو اعتراضات کے رنگ میں ڈھال کر ان کا برملا اظہار کر دیا ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ آپ اپنے سب کام (مثلاً بازار سے سودا وغیرہ لانا) کیوں نہیں کرتے اعتراض کی معقولیت کا میں خود بھی قائل نہ تھا۔ اس کا جواب محترم صدر صاحب نے بڑے تحمل اور وقار سے دیا کہ چونکہ انکے سپرد بہت سے کام اور بھی ہیں۔ جماعتی اور قومی نوعیت کے اس لئے انہیں دیکھنا پڑتا ہے کہ جو کام معمولی ذاتی قسم کے ہیں وہ گھر کے ملازم سے کروا کر اہم کاموں کے لئے وقت نکال لوں۔ اس طرح ایک سوال "وقارِ عمل" کے بارہ میں اس کی افادیت کے سلسلہ میں اپنے اردگرد بیٹھنے والے دوستوں کی نمائندگی کرتے ہوئے میں نے کر دیا۔ جس کا مدلل جواب اس پبلک اجتماع میں خدام نے صدر محترم کی زبان سے سن لیا۔ اجلاس کے دوران میں ہی اور اس کے اختتام پر میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہا کہ میں نے یونہی اجلاس میں بدمزگی پیدا کی اور حضرت میاں صاحب کی پوزیشن کو مخدوش کرنے کا ناواجب اقدام کیا۔ اس رات مجھے شدید ذہنی اذیت محسوس ہوتی رہی اور میں اپنے کیے پر پشیماں ہوتا رہا۔ دل میں یہ خیال بھی آیا کہ ماشاء اللہ حضرت میاں صاحب کا مقام بڑا بلند ہے پوزیشن اور اختیار والا ہے انہیں یقیناً میرے سوالات سے تکلیف پہنچی ہوگی اور وہ اپنی ناراضگی کا کسی نہ کسی رنگ میں لازماً اظہار کریں گے۔ لیکن حضرت میاں صاحب کی علو مرتبت اور بلند اخلاقی دیکھیئے۔ وہ خاکسار کی گستاخی کا کس طرح بدلہ لیتے ہیں۔

صبح صبح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چپڑاسی میرے مکان پر میرے دستخط کروانے کے لئے ایک رجسٹر لایا۔ جس میں صدر محترم نے نئے سال کے مرکزی مہتممین کی تقرری کا اعلان فرمایا تھا۔ میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ بجائے مجھے کوئی سزا دینے یا ناراضگی کا اظہار کرنے کے حضرت میاں صاحب نے اس گستاخ خادم کو مرکزی مہتمم مقرر فرما کر اپنی عاملہ میں شامل کر لیا ہے اور اس طرح مجھے زیادہ قریب لا کر حسن تربیت اور حسن اخلاق کا نرالا نمونہ پیش فرمایا ہے۔

ان دنوں یا اس کے بعد کبھی بھی انہوں نے اشارۃً یا کنایۃً میری غلطی کا ذکر نہ کیا اللہ اللہ کس قدر عظیم انسان تھا!

تنقید کی حوصلہ افزائی

یہاں حضور کے کردار کی ایک اور عظمت کا اظہار کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ حضور لمبا عرصہ کالج کے پرنسپل رہے انہی ایام میں ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بحیثیت ہیڈ ماسٹر خدمت کرنے کا شرف حاصل رہا۔ تعلیمی اداروں کی تقریبات خاص شان کی حامل ہوتی ہیں۔ کالج کی سالانہ کانووکیشن کا خاص اہتمام ہوتا۔ کالج کا عملہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے خاص کوشش کرتا اور حتی الوسع اس تقریب کا کوئی پہلو بھی تشنۂ تکمیل نہ رہنے دیا جاتا۔ مجھے کالج کی ہمسایہ تعلیمی درسگاہ کا سربراہ ہونے کی وجہ سے حضور (اس زمانہ کے پرنسپل صاحب) سے بسا اوقات تقاریب کے بارہ میں فاتی اور دوستانہ تنقید کا موقع ملتا رہتا۔ حضور میری طبیعت سے پوری طرح واقف تھے اور جانتے تھے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، دیانتداری سے کہتا ہوں تاکہ جہاں اور جب اصلاح کی گنجائش ہو میرے تاثرات کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ چنانچہ میں ہر تقریب کے بعد اپنا امپریشن حضور کو پہنچا دیتا۔ حضور میری صاف گوئی اور مخلصانہ تنقید کو پسند فرماتے اور ازراہِ نوازش اس کا خود مجھ سے اظہار بھی فرما دیتے۔ اس طرح مثلاً میں نے جو فلاں بات کہی یا لکھی ہے اگرچہ اور کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا لیکن وہ صحیح ہے۔ ایک سال میں کالج کی تقریب کے معاً بعد اپنی تنقید نہ بھجوا سکا۔

حضور نے سٹاف سیکرٹری سے پوچھا کہ "کیا ہیڈ ماسٹر صاحب کے امپریشن مل گئے ہیں" ان کا جواب نفی میں ملنے پر حضور نے فرمایا "ان سے مل کر ان کی تنقید حاصل کریں"۔ اس ارشاد کی تعمیل میں وہ مجھے ملے اور میں نے اپنے تاثرات حضرت میاں صاحب کو بھجوائے جسکی رسیدگی کا حضور نے فون پر خاکسار سے ذکر کیا۔ اس طرح مجھے حضور کی اس عظمت کا مشاہدہ ہوا کہ حضور تنقید، صحیح معنوں میں بے لاگ تبصرہ کو پسند فرماتے ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ تنگ نظر نہیں۔ روشن خیال ہیں۔

خاکسار کی خوش قسمتی سے حضور نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے سے جو تعلقات قائم ہو گئے تھے وہ حضور کے وصال تک قائم و دائم رہے۔ قدر دانی اور ذرہ نوازی حضور کا امتیازی خلق تھا۔ دوستی اور وفا حضور پر ختم تھی جو خدام کو متاثر کئے بغیر نہ رہتی۔

میرے بعض رشتہ دار ابھی تک غیر احمدی ہیں۔ لیکن اختلافِ عقائد کو ہم نے سوشل اور برادرانہ تعلقات کو استوار رکھنے میں حائل نہیں ہونے دیا۔ میرے بچوں کی شادیوں پر باہر سے میرے پندرہ بیس غیر احمدی عزیز بیوی بچوں سمیت آتے رہے۔ حضور باوجود انتہائی مصروفیت کے شادی کی تقاریب میں میرے مہمانوں کی خاطر دیر تک بیٹھے رہتے جس کا اثر ابھی تک میرے غیر از جماعت معزز بھائیوں پر نہایت خوشگوار ہے۔ ان میں سے بعض نے مجھے حضور کے وصال پر تعزیت کے خطوط بھی لکھے ہیں جن میں حضور کے اعلیٰ اخلاق اور مقناطیسی شخصیت کا ذکر کیا ہے۔

کام لینے کا انوکھا انداز

حضور کا اپنے خدام اور دوستوں سے ایک خاص قسم کا سلوک تھا۔ وہی بات جو حکم دے کر کروائی جا سکتی تھی حضور محبت کے انداز میں بالواسطہ کرواتے تھے۔ خاکسار اس پر جسقدر فخر کرے کم ہے۔ اپنے اس محبت کے امپریشن کو مثال سے واضح کرتا ہوں۔

امریکہ میں تبلیغی جہاد میں تقریباً پانچ سال کام کرنے کے بعد میں پہلی مرتبہ ربوہ واپس گیا تو میرا خیال تھا کہ میں اب دوبارہ واپس نہیں جاؤں گا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ حضور کا منشا کچھ اور ہے۔ حضور اس کا براہِ راست مجھ سے ذکر نہ فرماتے زیادہ اس وجہ سے کہ شاید یہ میری طبیعت پر گراں ہو۔ کام لینے کا یہ طریق کس قدر پیارا اور دل موہ لینے والا ہے۔ حضور مجھ سے ازراہِ نوازش جب موقع ملتا بلکہ بعض اوقات صرف اپنے پر انے خادم کو بے تکلف گفتگو کرنے کا موقع دینے کے لئے ہی کسی "بہانہ" (لفظ "بہانہ" کا لفظ میں محبت کے رنگ میں شکر گزاری کے جذبہ کے اظہار کے لئے استعمال کر رہا ہوں) سے خاکسار کو یاد فرما لیا کرتے ایسے ہی ایک دو موقعہ پر برسبیل تذکرہ امریکہ میں مشنریوں کی کمی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ خاکسار نے چند ایک دوستوں کے نام تجویز کر دئے جو خاکسار کے نزدیک اپنی خدمات پیش کر سکتے تھے۔ اس طرح باتیں ہوتی رہیں تیسری مرتبہ جب میں حضور کے طلب فرمانے پر حاضر ہونے والا تھا تو میرے نہایت ہی عزیز دوست جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے مجھے نصیحت کہا کہ اب کی مرتبہ میں امریکہ کا ذکر آنے سے کسی کا نام تجویز نہ کروں (حضور نے ان سے کہہ دیا تھا کہ میں جب ملتا ہوں اپنا نام نہیں لیتا اور اس طرح حضور نے اپنے عندیہ کا اظہار فرما دیا (بالواسطہ) لیکن اس مرتبہ بھی خاکسار سے اس بارہ میں براہِ راست کچھ نہ کہا۔ حضور نے اپنے اس ناچیز خادم سے انتہائی پیار اور قدر دانی کا مظاہرہ جاری رکھا اور حضور کو میری گھریلو ذمہ داریوں کا علم تھا۔ بڑی بچی کا نکاح ہو چکا تھا۔ حضور مئی میں (یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے) یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے اور بغیر میری طرف سے کسی قسم کا اشارہ ہونے کے از خود میرے داماد کو (جو رخصتانہ جلد کرنے سے کترا رہے تھے) یاد فرمایا اور اس کے حاضر ہونے پر اسے ارشاد فرمایا کہ وہ اپریل تک شادی کر دے کیونکہ حضور خاکسار کو یورپ کے سفر میں اپنے ساتھ لیجانا چاہتے ہیں۔ دورہ میں میں لندن کانفرنس تک حضور کے ساتھ رہوں گا اور پھر وہاں سے امریکہ جاؤں گا۔ حضور سے ملاقات کے بعد میرا داماد میرے گھر آیا اور جو کچھ حضور نے اس سے کہا تھا مجھے بتلا دیا اور اس کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ مجھے حضور اپنے دورۂ یورپ میں ساتھ لیجانا چاہتے ہیں اور اپنے داماد سے ہی مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اس کے بعد لندن سے مجھے امریکہ جانا ہے۔ حضور کے منشاء مبارک کا علم ہو جانے کے بعد خاکسار اگلے روز حاضر خدمت ہوا اور شکر گزاری کے جذبات سے سرشار عرض کیا کہ اگر حضور اجازت بخشیں تو میں ایک ماہ اور ربوہ میں ہی رہ لوں کیونکہ ابھی میرے بچے رخصتی نہیں اس طرح میں کچھ وقت اور بیوی بچوں کے ساتھ رہ لوں گا اور حضور سے لندن میں کانفرنس کے ایام میں آملوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح میں چاہوں کر لوں اور اس طرح حضور کی نوازش اور قدر دانی کے طفیل جس کا خاکسار قطعاً مستحق نہ تھا ربوہ سے لندن اور پھر وہاں سے امریکہ آ گیا۔

کتنا من موہنا میرے محبوب آقا کا انداز تھا تعلقات کی کس قدر پاسداری تھی اپنے خادموں سے کس قدر محبت اور ان کے احساسات کا کتنا احساس تھا۔ محبت اور قدر دانی ہی نہیں ذرہ نوازی حضور پر ختم تھی۔ حضور کے حسنِ سلوک کی یادیں جب تک ہم زندہ ہیں دلوں کو تڑپاتی رہیں گی۔

اے عظمت و وفا کے پیکر، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اخلاق کا وارث بننے کی توفیق دے اور آپ کو اس کا اجر اور انعام ملتا رہے۔

★ معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے مندرجہ ذیل احباب نے تحریکِ جدید کے جہاد میں پچاس پاؤنڈ سے زائد کا وعدہ کر کے معاونینِ خصوصی تحریک جدید صفِ دوم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ ان کے اموال و نفوس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

مریم شاکر صاحبہ معہ بچگان و بزرگان	۸۵ پاؤنڈ	افتخار زبیری صاحب	۷۵ پاؤنڈ
فہیم احمد بھٹی صاحب	۸۴ "	بشیر احمد شیدا صاحب معہ اہل و عیال	۷۵ "
چوہدری خلیل احمد صاحب	۸۰ "	محمد رفیق احمدی صاحب	۷۲ "
طاہر و مسز فریدہ طاہر سفیر صاحبہ معہ بچگان	۸۰ "	ناصر احمد ساہی صاحب	۶۵ "
ایوب احمد خان صاحب	۷۲ "	بشیر احمد باجوہ صاحب	۶۵ "
خواجہ رشید الدین قمر صاحب	۷۰ "	مسز نصرت مجیب صاحبہ معہ	۶۱ "
داؤد احمد خان صاحب	۷۰ "	بچگان و والدین	" "
فاطمہ حبیب صاحبہ	۷۰ "	مسز امۃ الباسط رشید حیات صاحبہ و بچگان	۶۰ "
شاہدہ ریاض ملک صاحبہ معہ بچگان و بزرگان	۶۵ "	مرزا طاہر عمر صاحب	۶۰ "
		مطیع اللہ درد صاحب	۶۰ "
رشید الدین واکر صاحب	۶۰ "	داؤد احمد صاحب	۶۰ "
اعجاز بٹ صاحب	۶۰ "	مبارک ملک صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۶۰ "
شمسہ سفیر صاحبہ معہ والدین	۶۰ "	منور احمد صاحب (گلاسگو)	۶۰ "
سعید آفتاب صاحبہ معہ بچگان و بزرگان	۶۰ "	محمد رفیق صاحب	۶۰ "
سردار بیگم صاحبہ معہ بچگان	۵۸ "	نصیر احمد مبشر صاحب	۶۰ "
ظفر حیات غوری صاحب	۵۵ "	فاروق احمد خان صاحب	۶۰ "
میاں عبد الوہاب صاحب	۸۴ "	محمد بشیر خان صاحب	۶۰ "
رشید احمد صاحب	۸۴ "	کبیر احمد بھٹی صاحب	۶۰ "
خالد محمود حیات صاحب	۸۰ "	ارشد احمدی صاحب	۶۰ "
مشتاق احمد ڈار صاحب	۸۰ "	ماجد کریم صاحب	۷۰ "
عبد السمیع صاحب	۸۰ "	مجیب اللہ و مسز عائشہ صادق معہ اہل و عیال	۷۰ "
ڈاکٹر ایم آئی بیگ صاحب	۸۰ "	منور احمد (ساؤتھ ہال)	۵۵ "
میر ضیاء اللہ صاحب	۸۰ "		
عابد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۸۰ "		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سراپا شفقت

(محترم چوہدری بشیر احمد صاحب واقفِ زندگی ربوہ)

ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس کے موعود ناقل مصلح موعود اور امام ناصر کے فرزند ارجمند اور نصرت جہاں کے لعل تاباں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے ربّ رب العالمین اور اپنے پیارے رسول حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کا صحیح عرفان اور عشق حاصل تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ایک بمرصعت موصوف انسان تھے۔ ان کے پاکیزہ دل میں انسانیت کے لئے محبت و شفقت کا سمندر موجزن رہتا تھا۔ وہ سراپا شفقت تھے اپنوں کے لئے وہ سراپا شفقت تھے بیگانوں کے لئے۔ وہ سراپا شفقت تھے اپنے خدام اور دوستوں کے لئے۔ وہ سراپا شفقت تھے دشمنوں کے لئے وہ سراپا شفقت تھے اہل و عیال کے لئے خیرکم خیرکم لاھلہ کی ایک بہترین مثال تھے۔ وہ سراپا شفقت تھے جملہ عزیز و اقارب کے لئے اور جماعت کے جملہ پیر و جواں کے لئے عورتوں کے لئے، مردوں کے لئے، بچوں کے لئے۔ بلا مبالغہ سب کے لئے وہ سراپا شفقت تھے

؎ عدو پہ بھی ہے اس کا لطف و کرم
سراپا ہے شفقت ہمارا امام

جیسا کہ بندہ نے شروع میں عرض کیا ہے یہ خدا تعالیٰ کے عرفان اور حضرت محمد مصطفےٰ سے عشق و محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ حضور صفاتِ حسنہ کے پیکر نظر آتے تھے۔ شفقت کا پہلو ان بے شمار اوصافِ حمیدہ میں سے ایک حسین و دلنواز پہلو تھا جس کے ضمن میں سینکڑوں واقعات میرے دل پر نقش ہیں۔ مگر ان کو صحیح طور پر ان کے اصلی حسن کے ساتھ بیان کرنے کی طاقت قلم میں ہے نہ زبان میں۔ یقیناً یہی کیفیت حضور کے ہر خادم کے دل کی ہوگی بلکہ ہر اس انسان کی ہوگی جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے فیضیاب اور دید دلفروز سے چاہے ایک آدھ بار ہی متمتع ہوا ہو۔ آپ کا یہ اعلان آپ کی دلی کیفیت کا آئینہ دار ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔"

بعض لوگوں کے نزدیک حضور پُرنور قبائے خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد سراپا شفقت بنے مگر ایسا نہیں۔ حضور بچپن ہی سے شفیق تھے ہاں اس شفقت میں خلافت کے بعد ایک نیا رنگ، ایک غیر معمولی جلا اور اس میں ہمہ گیری اور عالمگیری نمایاں ہوگئی اور یہی خلافت کے مقام کا تقاضا تھا۔ بندہ ناچیز اپنے محبوب آقا نور اللہ مرقدہٗ کی شفقت کے چند واقعات صفحہ قرطاس پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ مجھے اعتراف ہے کہ ان واقعات کو اپنے پورے حُسن کے ساتھ پیش کرنے کے لئے جس قوت بیان کی ضرورت ہے اس سے بندہ یکسر محروم ہے۔

(۱) مردانہ جلسہ گاہ (جلسہ سالانہ) میں حضور کی تین تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ تینوں تقریروں سے پہلے حضور سٹیج پر درثمین کے اشعار سماعت فرماتے تھے اور اس خدمت کے لئے حضور انور رحمہ اللہ اس عاجز غلام کو ہی منتخب فرماتے تھے۔ حضور رحمہ اللہ کی اس بے پایاں شفقت کی یاد آتی ہے تو دل پہلو سے نکلا جاتا ہے۔ سولہ سال تک مسلسل حضور پُرنور کی اس شفقت کا مورد رہنا ایک ناچیز غلام پر شفقت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

حضور نور اللہ مرقدہٗ نومبر ۱۹۶۵ء میں سریر آرائے خلافت ہوئے تو اپنے عہد کے دوسرے یا تیسرے جلسہ سالانہ سے پہلے حضور نے عاجز کو یاد فرمایا اور تحریک جدید کے تینتیس ۳۳ سالہ آمد و خرچ کا تخمینہ دریافت فرمایا۔ اب یہ ایسا کام تھا جس میں تحریک جدید کے شعبہ مال کے تینتیس ۳۳ سالوں پر پھیلے ہوئے ریکارڈ کی جانچ پڑتال اور بے شمار مدات کی میزان کرنا ازبس ضروری تھا۔ حضور انور نے ایک دن کی مہلت عنایت فرمائی۔ عاجز کو اس کام کی دشواری کا پورا احساس تھا۔ نیز اس بے بسی کا بھی کہ دفتر کا عملہ اسے ایک دن میں تیار نہیں کر سکے گا۔ عاجز نے دفتری اوقات کے بعد تینتیس ۳۳ سالہ ریکارڈ اپنے گرد پھیلا دیا اور خدا کے فضل سے رات گئے تک مطلوبہ معلومات تیار کر لی گئیں۔ دوسرے دن جب وہ حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئیں تو حضور بڑے خوش ہوئے اور اس عاجز کی محنت کی قدردانی سب سے پہلے اس ارشاد سے فرمائی کہ "میرا اندازہ بھی اسی قدر تھا جتنا آپ کے اعداد و شمار نے ظاہر کیا ہے۔ جزاکم اللہ"

میرے محبوب آقا کی شفقت کا دوسرا رنگ یوں ظاہر ہوا کہ اس وقت حضور کی میز پر پانچ روپے کا ایک نوٹ پڑا ہوا تھا وہ حضور انور نے جس محبت اور مسرت کے عالم میں عاجز کو بطور انعام عنایت فرمایا اسے ضبط تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ ان لمحات کی شیرینی ناقابلِ فراموش ہے۔ انعام انعام ہوتا ہے، خواہ وہ بظاہر کتنا ہی معمولی ہو۔ اس کے پیچھے آقا کی محبت شفقت اور قدردانی کی حلاوت غلام کے لئے سرمایہ حیات ہوتی ہیں۔ بات اسی پر ختم نہیں ہوئی بلکہ اس انعام میں ایک جدت پیدا کی گئی۔ اور اس عاجز کوتاہ بین کو یہ سبق دیا گیا کہ اگر خدا تعالیٰ کوئی خوشی پہنچائے تو اس میں غریبوں کو شامل کرنا اللہ تعالیٰ کی مزید خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یہ انعام اگرچہ آپ کو دیا گیا ہے مگر آپ اس دفتر سے نکل کر اس شخص کو دے دیں جو آپ کو مالی امداد کے مستحقین میں سے سب سے پہلے نظر آئے۔ اگرچہ حضور کے دستِ مبارک سے لئے ہوئے نوٹ کو چھوڑنے کو جی نہ چاہتا تھا مگر دفتر سے نکلتے ہی حسبِ ہدایت تعمیل کی گئی۔ آج کل تو پانچ روپے کی کوئی قیمت نہیں مگر ۱۹۶۶-۶۷ء میں ایک غریب آدمی کے لئے یہ رقم ایک معقول امداد تھی۔ سو جس شکرگزاری اور مسرت و شادمانی سے اس غریب نے اپنے محبوب آقا کے پانچ روپے وصول کئے وہ بھی ایک قابلِ دید نظارہ تھا۔ اور خاک رکے لئے کئی قیمتی اسباق کا حامل۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے بعد جب کہ ابھی جلسہ کے اکثر مہمان ربوہ میں ہی تھے حضور پُرنور نے رات کو یاد فرمایا۔ حضور کی ایسی دعوت میرے لئے بے حد خوشی کا باعث ہوتی تھی۔ کیونکہ بعض اوقات حضور تفریح کے لئے ناچیز سے ایک دو نظمیں سماعت فرمانے کی غرض سے یاد فرما لیتے تھے۔ حضور کا ارشاد ملنے پر بندہ نے اپنا دیوان بغل میں دبایا اور حاضرِ خدمت ہوگیا۔ مگر آج حضور نے ایک غیر معروف شاعر کی نظم جو حضور کو بہت پسند آئی تھی عنایت فرما کر پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور جلسہ سالانہ کی کامیابی پر بے حد خوش نظر آرہے تھے۔ عالمِ مسرت میں ایک نظم سننے کے بعد ایک اور نظم سماعت فرمائی اور جزاکم اللہ کہتے ہوئے بنفسِ نفیس کمرے کے ایک گوشہ کی طرف بڑھے اور وہاں پڑی ہوئی ٹوکریوں میں سے ایک خالی ٹوکری میں مختلف قسم کا پھل بھرا اور عاجز کو عنایت فرمایا۔ چہرے کا نور مسکراہٹ سے دوچند ہو رہا تھا۔ اور بندہ اپنی خوش بختی پر پھولے نہ سما رہا تھا۔ عاجز نے بھی جزاکم اللہ کہا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور کے عنایت فرمودہ پھل سے میرے اہل خانہ اور جلسہ کے مہمان جو ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے بہت محظوظ ہوئے اور سب نے اس تبرک سے حصہ پا کر حضور کو دعائیں دیں۔

محبت شفقت سے پُر اس قسم کے واقعات تو اس قدر ہیں کہ احاطہ تحریر میں لانا امر محال ہے۔ سردست ان تین واقعات پر اکتفاء کی جاتی ہے حضور پُرنور کے ہر خادم کے پاس ایسے دلنشیں واقعات محفوظ ہوں گے کیونکہ وہ نہ صرف شبیر حقیر کے لئے بلکہ سب کے لئے سراپا شفقت تھے۔ اسی لئے آپ کے ذکر پر دل بے چین ہو جاتا ہے اور آنکھ پُرنم۔

؎ چھڑتا ہے ذکر جب مرے اس مہربان کا
ہوتا ہے حال غیر دلِ عاشقان کا
جیتا دلوں کو پیکرِ شفقت نے صبح و شام
اسوہ دکھا کے سب کو شہِ دو جہان کا

اطفال متوجہ ہوں

اس سہ ماہی کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابن رشد" مقرر کیا گیا ہے۔ ابن رشد کی زندگی کا مختصر سا خاکہ درج ذیل ہے:۔

نام:۔ محمد بن احمد۔ کنیت:۔ ابوالولید۔
نسب نامہ:۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد پیدائش:۔ ۵۲۰ھ بمقام قرطبہ
وفات:۔ ۹ صفر ۵۹۵ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۱۹۸ء بمقام مراکش۔
تعداد تصنیفات:۔ فلسفہ اور منطق کے متعلق ۲۸۔ طب پر ۲۰، فقہ پر ۸، علم کلام پر ۶۔ علم ہیئت پر ۴۔ اور نجوم کے متعلق ۴ کتب تصنیف کیں۔
ابن رشد نے "مؤطا امام مالک" مکمل حفظ کی تھی۔ عنترہ، امرؤ القیس، متنبی، نابغہ اور ابوتمام کے اکثر اشعار زبانی یاد تھے۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہر ملک میں مسجد تعمیر کرنا ہے (وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہماری تعلیم کیا ہے؟

تبرکات از "کشتی نوح"

سیدنا حضرت مسیح الموعودؑ اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو اور ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں کہ تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوندمت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲-۲۳)

(نائب تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

تحریک جدید اور انصار اللہ

اصل کامیابی اور ثواب اس میں ہے کہ جن خطوط پر خلیفۂ وقت کام کرنے کا ارشاد فرمائیں۔ ان کی پوری طرح پابندی کی جائے۔ پس انصار اگر تحریک جدید کے میدان میں کامیاب خدمت بجالانا چاہتے ہیں تو انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۲/۳ بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ان میں متعینہ خطوط کام کرکے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکتوں سے ہمکنار ہوں گے۔ خطبہ اگرچہ الفضل میں چھپ گیا ہے تاہم رسالہ کی صورت میں ہر مجلس کو بھی بھجوانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر کسی عہدیدار مجلس کو مذکورہ خطبہ نہ ملا ہو تو وہ دفتر ہذا کو ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

درخواست دعا

● مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب زعیم انصار اللہ نواب شاہ کی محترمہ بیگم صاحبہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اُن کے لئے جلد اور کامل شفایابی کی دعا کی درخواست ہے۔ خاتون موصوفہ ایک نہایت ہی مخلص خادم سلسلہ کی اہلیہ اور ایک بزرگ احمدی محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کی صاحبزادی ہیں اور خصوصی دعاؤں کی مستحق ہیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

● مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری عظمت اللہ مرحوم وارالعلوم غربی چندہ مساجد داخل خزانہ کرواتے ہوئے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کے بیٹے داؤد احمد صاحب جو ابوظہبی میں رہتے ہیں کو گردے کا اپریشن کرانے کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور والدہ کیلئے انہیں قرۃ العین بنائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دفتر اوّل کے مرحوم مجاہدین کے ناموں کو زندہ جاوید رکھنے کی بابرکت تحریک محبوب امام کی آواز پر مخلصانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء میں تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدوں کے نام ہمیشہ زندہ رکھنے کی بابرکت تحریک فرمائی تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے جن مخلصین نے اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے چندہ دے کر ان کی قربانیوں کو جاری کروایا ہے ان کی تازہ قسط بغرض دعا درج ذیل ہے

۱:۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ امیر ضلع اوکاڑہ۔

۲:۔ مکرم صوبیدار عبدالقادر صاحب مصطفیٰ آباد لاہور

۳:۔ مکرم قریشی عبدالرزاق صاحب نوشہرہ دولت پور ضلع سیالکوٹ۔

۴:۔ مکرم منیجر محمد حنیف صاحب پنشنر دارالنصر غربی ربوہ

۵:۔ مکرم عبدالمالک صاحب دارالذکر۔ لاہور۔

۶:۔ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔

۷:۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی ۲/۲ دارالصدر شرقی۔

۸:۔ مکرم رانا منیر احمد خاں صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ

۹:۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ چک ۲۳ سرگودھا۔

۱۰:۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔

(باقی)

(وکیل المال اوّل - تحریک جدید - ربوہ)

ضلعی سطح پر لجنات کی بیداری

لجنہ مرکزیہ نے اپنی تنظیم کو مزید فعال بنانے کے ضلعی سطح پر صدر لجنات کو نامزد کرنے کے کام میں وسعت پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں اب تک جن اضلاع کی صدر لجنات نامزد ہو چکی ہیں اور انہوں نے کام بھی کرنا شروع کر دیا ہے اس کی تیسری قسط ہدیۂ قارئین ہے اس سے قبل دو اقساط الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔

ضلع راجن پور۔ بعض وجوہات کی بنا پر ضلع راجن پور کی صدر کو ہی شہر کی صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ لیکن اب مکرمہ امۃ المجید افزا صاحبہ صرف ضلع راجن پور کی صدر ہوں گی۔ شہر کی صدر اور ہیں۔

ضلع لاہور۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ لاہور۔ اندرون مسجد دارالذکر علامہ اقبال روڈ ۱۱۵۔

ضلع جھنگ۔ مکرمہ رفیقہ صداقت صاحبہ بیگم مکرم منیر اختر صاحب کلانہ ایڈووکیٹ۔ النواب عابد چوک سول لائنز جھنگ صدر۔ ضلع بدین۔ مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب۔ گلارچی ضلع بدین۔

ضلع وہاڑی۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ میڈیکل ہال گگو منڈی ضلع وہاڑی۔

ضلع سیالکوٹ۔ مکرمہ امۃ الرشید امین صاحبہ ۳۱/۵۱۲ گرین وڈ سٹریٹ نمبر ۲ سیالکوٹ۔ ضلع بہاولپور۔ مکرمہ جمیلہ ڈار صاحبہ معرفت چوہدری غلام احمد صاحب ۳ کینال کالونی بہاولپور۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مکرمہ امۃ الحق صاحبہ بیگم خواجہ عبدالکریم صاحب خالد۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع خوشاب۔ مکرمہ امۃ الوہاب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب محلہ امیر انوالہ۔ خوشاب۔ ضلع مظفر گڑھ۔ مکرمہ بیگم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب ۴۰۔۴۰۔۴۰ فرزلیشن مظفر گڑھ

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مبلغ انچارج جاپان نے اطلاع دی ہے کہ درج ذیل احباب نے تحریک جدید میں نمایاں وعدہ کرکے معاونین خصوصی میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔

صف اوّل۔ مکرم محمد اسلم نیر صاحب ۴۰ ہزار ین

مکرم مبشر احمد زاہد صاحب " "

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب " "

صف دوم۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب ۲۵ ہزار ین

مکرم محمد اقبال صاحب ۲۴ ہزار "

مکرم جاوید نجیب صاحب " "

مکرم محمد جمال صاحب " "

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (وکیل المال (ثانی) تحریک جدید) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدینِ کرام! مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ رخصتوں کے ایام میں وقف کرنا ہے۔ مہتمم تحریک جدید

ناظم صاحب اطفال

۲۵ مارچ کو ہونے والے مثالی وقار عمل کی رپورٹ گوشوارہ کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اندر الگ کاغذ پر مرکز میں بھجوائیں۔ (سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

از سرشتہ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

ٹنڈر نوٹس

میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ کو اپنے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کے لیے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر زیر دستخطی کو مورخہ ۳۰-۳-۸۳ بوقت ایک بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مورخہ ۳۱-۳-۸۳ تک مبلغ ۲۵ روپیہ فی ٹنڈر فارم کے حساب سے حاصل کیے جاسکتے ہیں تاریخ مذکور کے بعد کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم وہی ٹھیکیداران حاصل کر سکے گا۔ جو ان کاموں کی ڈیپازٹ کالیں پیش کریں گے۔ اور جن ٹھیکیداروں نے اپنا نام بطور ٹھیکیدار درج کرالیا ہو زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتلائے مسترد کردیں کام فوری طور پر شروع کرنا ہوگا معیاد میں کوئی توسیع نہیں دی جائے گی۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد
۱	تعمیر کوارٹر آفٹ آفیسر حصہ دوئم	۶۲۰۰۰/-	۱۲۴۰/-	دو ماہ
۲	تعمیر کمرہ برائے پرائمری سکول نمبر ۱ جھنگ شہر مردانہ	۴۸۰۰۰/-	۹۶۰/-	"
۳	مرمت سپیشل پرائمری سکول قطعہ استقلال زنانہ سکول جھنگ صدر	۵۰۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	"
۴	تعمیر نالہ از چوک چونا بھٹیاں تا چوک بستی عطا والی حصہ دوم جھنگ صدر	۱۰۰۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	"
۵	بچھانے سلور لائن نزد گیٹ، ماقبہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ	۶۰۰۰۰/-	۱۲۰۰/-	۱½ ماہ
۶	تعمیر نالہ مرکزی عیدگاہ اہل سنت تا مین گلی عیدگاہ اہل شیعہ محلہ گلاب والا جھنگ شہر۔	۴۷۸۰۰/-	۹۵۸/-	"
۷	فرش بندی بھرتی مٹی از جیل روڈ تا مسجد دارالسکینہ ہمراہ جھنگ مانٹر	۱۰۰۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	"
۸	ری ماڈلنگ گلی ڈاکٹر احسن والی محلہ رانا کالونی جھنگ صدر	۵۰۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	"
۹	تعمیر سڑک از لیلی مجنوں گیٹ تا چوبگی نمبر ۳ محلہ پنڈی جھنگ صدر	۷۲۰۰۰/-	۱۴۴۰/-	"
۱۰	تعمیر نالی و سولنگ گلی از گوجرہ روڈ تا چوہدری اکبر محلہ غازی آباد	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	ایک ماہ
۱۱	تعمیر نالی و سولنگ گلی شیر تا شیخ منظور حسین محلہ صدیقہ گوجرہ روڈ۔	۳۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	"
۱۲	تعمیر نالی و سولنگ گلی شیر ٹھواری تا سہیل خان بلوچ محلہ غازی آباد جھنگ صدر	۳۱۲۰۰/-	۶۲۵/-	"
۱۳	فرش بندی کوٹھی ذوالفقار علی بخاری تا آمدہ کوٹھی سڑک اقبال خان علیانہ سول لائن جھنگ صدر	۳۴۴۰۰/-	۶۹۰/-	"
۱۴	تعمیر نالی و سولنگ گلی تاج حوالدار والی محلہ چندالوالہ جھنگ صدر	۲۷۰۰۰/-	۵۴۰/-	"
۱۵	تعمیر نالیاں ہمراہ خاکی شاہ روڈ جھنگ صدر	۴۸۰۰۰/-	۹۶۰/-	"
۱۶	ری ماڈلنگ گلی مہر حق نواز پاتوانہ والی محلہ برجی والا جھنگ صدر۔	۱۸۹۰۰/-	۳۷۸/-	"

المشتہر
الحاج شیخ محمد اقبال چیئرمین بلدیہ جھنگ مگھیانہ
1.P.L 1642

تقریب شادی

ہمارے پیارے دوست رائے عبدالقدیر نائب قائد ضلع شیخوپورہ کی تقریب شادی مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی برات شیخوپورہ سے لاہور روانہ ہوئی۔ مکرم اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سپین نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ نکاح عزیزہ فریدہ سردار بنت چوہدری محمد سردار صاحب مرنگ لاہور سے چھ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ برات اسی روز شام کو واپس آئی۔

اگلے دن یعنی ۱۸ فروری کو مکرم چوہدری مہتاب دین صاحب کے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور میاں بیوی دونوں کی نئی زندگی احمدیت کے لئے باعث رحمت ہو۔ آمین۔

(ملک خالد محمود قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

۶ جنوری ۱۹۸۳ء کو میرے بیٹے عزیزم نعیم اللہ خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی عمل میں آئی بارات ربوہ سے بھلوال ضلع سرگودھا گئی اور اسی دن شام کو واپس ربوہ آگئی۔ ۸ جنوری ۱۹۸۳ء کو میرے مکان واقع دارالرحمت شرقی "ب" پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اہالیان ربوہ کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیزم نعیم اللہ خاں سلمہ اللہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ تسنیم کوثر سلمہا اللہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بھلوال کا اعلان ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک میں فرمایا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

(خان حبیب اللہ خاں ایڈووکیٹ۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود

مورخہ ۲۴ مارچ بروز جمعرات لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم حضرت مسیح موعود مسجد دارالذکر میں ٹھیک ۲½ بجے شروع ہو جائے گا۔ تمام ممبرات لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(فہمیدہ لطیف سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست دعا

• خاکسار کی والدہ محترمہ اور بھائی جان کچھ عرصہ سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں بھائی جان تو ہسپتال سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن امی جان ابھی ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ندیم رشید ساہی ــــ لاہور)

• میری والدہ محترمہ کو آنکھ میں تا حال تکلیف ہے کوئی افاقہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے پریشانی ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد انوار الحق مجاہد مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ ــ لاہور)

دعائے مغفرت

محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی مرحوم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پروفیسر جامعہ احمدیہ ۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو مختصر علالت کے بعد ۸ بجے صبح سروسز ہسپتال لاہور میں بعمر اکہتر برس وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے بیٹے اسی روز شام میت بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے آئے جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں جنازہ پڑھایا اور بعد نماز عشاء مرحومہ کی امانتاً تدفین قبرستان عام ربوہ میں عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مبلغ آئیوری کوسٹ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اپنے گھرانہ میں اکیلی احمدی تھیں اور آپ نے اخلاص کے ساتھ زندگی بھر اپنے واقف زندگی شوہر کا ساتھ دیا نیز بچوں کی مقدور بھر نیک تربیت کے لئے کوشاں رہیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے انکی تمام اولاد کو سعادت دارین اور صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(عطاء الکریم شاہد مربی سلسلہ ربوہ)

اظہار تشکر

• خاکسار کی بیٹی امۃ الرقیب راشدہ کی المناک وفات پر بہت سے دوستوں اور عزیزوں نے ہم سے اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے اور ابھی تک اندرون اور بیرون ممالک سے تعزیت کے خطوط آرہے ہیں میں ان سب دوستوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(خواجہ محمد امین سیڑیالہ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- فجی

پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خلافت رابعہ کے کامیاب انتخاب سے ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کو لمبی صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ ہم امید رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ ایک دن وہ ہمیں ضرور خلافت رابعہ کی برکات سے حصہ دیگا اور پیارے امام کا دیدار نصیب کرے گا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ فجی میں لجنہ اماء اللہ کی آٹھ برانچیں ہیں ہمارے لئے یہ بہت بڑی برکت اور رحمت کا باعث ہے کہ ہم کسی جہت سے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے پورا کرنے کا باعث بنی ہیں اور ہم خود اس کے پورا ہونے کے گواہ بن گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی تھی کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

آپ نے اپنے پیغام کا آغاز تنہا وجود سے کیا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

آپ کے بتائے ہوئے خدائی وعدے پورے ہونے شروع ہوئے اور اب افراد اور قومیں اس جماعت میں داخل ہونا شروع ہونے لگی ہیں۔

فجی جو کہ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن یعنی زمین کے کنارہ پر واقع ہے اور پاکستان سے بارہ ہزار میل دور ہے۔ وہاں سے جماعت احمدیہ لجنہ اماء اللہ کا وفد اس عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہو کر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا زندہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اس وقت فجی سے ناندی شہر کی جماعت کی لجنہ اماء اللہ کی صدر خاکسارہ (مسز عائشہ ظفر اللہ خان کے علاوہ مسز عقیب خان صاحبہ، مسز خیر اللہ خان، مسز حکیم خان، مس صوفیہ علیم اور مس زینت عقیب خان احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آپ کے درمیان موجود ہیں۔

میں آپ سب بہنوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ آپ فجی میں رہنے والی بہنوں کو اپنی دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ تیرا بے حد احسان ہے کہ تو نے ہمیں اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

منصوبہ بیوت الحمد۔ احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کیلئے وضاحت

بحوالہ اعلان در "الفضل" مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۲ء سستے آرام دہ پانچ چھ افراد کے کنبے کے لئے ڈیزائن مندرجہ ذیل پلاٹوں کے لئے ایک ماہ کے اندر اندر بھجوائیں:-

(۱) ۵ مرلے کا پلاٹ ۳۰ فٹ x ۴۵ فٹ
(۲) ۷ " " " ۳۵ " x ۵۵ "
(۳) ۱۰ " " " ۳۰-۴۱ " x ۶۶ "

(ا) تعمیر صرف پچاس فیصد رقبہ میں ہو سکیگی
(ب) سڑک چھوٹی سائڈ کی طرف فرض کی جائے
(ج) سمت پلاٹ ابھی معین نہیں ہوئی۔ بہترین نقشہ کے مطابق پلاٹ بندی کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

نہایت باموقعہ
پلاٹ برائے فروخت

دارالرحمت وسطی ربوہ میں انتہائی گنجان آبادی کے اندر دس مرلے کا ایک نہایت باموقعہ پلاٹ قابل فروخت ہے۔ جسکے تینوں اطراف میں مکانات تعمیر ہیں۔ یہاں بجلی، سوئی گیس، پانی اور ٹیلیفون کی سہولت باآسانی میسر آسکتی ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

ملک منصور احمد عمر
بیت العطاء۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

نئے اور پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

لطیف موٹرز
۲۴- میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴
میاں عبداللطیف گھر:- ۳۳۰۶۹۳

الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم

خاکسار اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی معاون ایڈیٹر الفضل دو دن مسجد بشیر اور مسجد غلام رسول راجیکی و محلہ دارالرحمت شرقی) میں توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں گئے۔ مغرب کی نماز کے بعد احباب کو الفضل کی خریداری کی تحریک کی۔ صدر محلہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب نے ہم سے پورا تعاون فرمایا۔ آپ نے اپنے بعض احباب کو ساتھ لے کر گھر گھر جا کر الفضل کے خریدار بنائے دونوں حلقوں نے مجموعی طور پر ۲۸ نئے خریدار بنائے۔

۱۴ فروری ۸۳ء کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے مسجد حمد نامر آباد کالونی میں احباب کو الفضل کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ صدر محلہ ڈاکٹر خورشید احمد صاحب نے گھر گھر جا کر ۲۵ نئے خریدار بنائے اور چھ خطبات جمعہ جاری کروائے۔

اس سے قبل وفد محلہ دارالعلوم وسطی گیا تو زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ نے اپنے صدر مکرم رانا محمد صادق خان صاحب کی ہدایت کے مطابق ۱۰ خریداروں کی فہرست مہیا فرمائی۔ محلہ دارالصدر غربی میں مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ کی ذاتی توجہ اور کوشش سے الفضل کے خریداروں میں ۲۵ کا اضافہ ہوا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

"ماشاء اللہ جزاھم اللہ وجزاکم اللہ احسن الجزاء"

خاکسار دوسرے شہروں اور قصبات کی جماعتوں کے احباب سے بالعموم اور عہدیداران سے بالخصوص درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لیں کہ ان کے تعاون اور مدد سے ہی یہ مہم سر کیجا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

بائیولوجی فیلوشپ

بیلیئل BALLIOL کالج آکسفورڈ کی طرف سے پہلے جولین ہکسلے جونیئر ریسرچ فیلوشپ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اس کا عرصہ اکتوبر ۸۳ء سے شروع ہو کر تین سال تک کا ہو گا۔ کسی بھی ملک کا مرد یا عورت جو بائیولوجیکل سائنسز خصوصاً ارتقاء EVOLUTION اور GENETICS میں ایک بائیولوجیکل پراجیکٹ شروع کرنا چاہتا ہو درخواست دے سکتا ہے ان عنوانات کے علاوہ اس پراجیکٹ میں پاپولیشن، ایتھولوجی، ایکولوجی اور اس سے ملحقہ دیگر فیلڈز بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

تفصیلات کے لئے ڈاکٹر اے۔ جے کینی KENNY، ماسٹر بیلیئل کالج آکسفورڈ (لندن، برطانیہ) کو لکھیں یا جولین ہکسلے میموریل فنڈ (جو کہ اپنے ابتدائی سرمائے ایک لاکھ پونڈ میں ۴۰ ہزار پاؤنڈ اضافے کی کوشش کر رہا ہے) کو لکھیں۔ خط و کتابت کے لئے پتہ جولین ہکسلے میموریل فنڈ دی نیو گراؤنڈز، سلمبرج، گلوسسٹر۔ جی۔ ایل (G.L) ۲-۷ جی ٹی۔

(بحوالہ ٹائمز لندن ۱۶ جنوری ۱۹۸۳ء)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سات تباہ کرنے والی چیزیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اے مسلمانو! تمہیں سات تباہ کرنے والی چیزوں سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہیئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ سات باتیں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا۔

۱۔ کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ ۲۔ نظر فریب باتوں کے پیچھے لگنا۔ ۳۔ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ۴۔ سود کھانا۔ ۵۔ یتیم کا مال غصب کرنا۔ ۶۔ جنگ میں دشمن کے سامنے پیٹھ دکھانا۔ ۷۔ بے گناہ عورتوں پر بہتان باندھنا۔

ہم میں سے ہر ایک کو ان سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ جس بات کا اللہ تعالیٰ کا رسول حکم دیتا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لو کہ دنیا کی طاقت چھڑا نہ سکے اور جس بات سے منع کرے تو مر مٹو اور اس کو ترک کر دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)